تعلیمات
جلد ۱۷، شمارہ ۱، صفحہ نمبر ۵۱۔۵۸

# ابتدائے بچپن کی تعلیم، مستقبل کے لیے مشعل راہ

صائمہ ملک*

**Abstract**

Early Childhood Education (ECE) is consisted 0 to 8 years old. Research has proved that 80% brain development of a child is completed till the age of eight years and ECE performs vital role in this cognitive development. There is immense need of balance diet, good environment along with terrific brain development. Whole child development (mental, emotional, physical and social development) requires organized and age appropriate activities. Which is only possible in an ECE educational setup. Which will lay down the foundation of the future of a child.

* پی، ایچ، ڈی سکالر، یونیورسٹی آف منیجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی لاہور

## 1۔تعارف

انسان کی زندگی میں بچپن کا دورانیہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ جس میں تین سے پانچ سال کی عمر کا دورانیہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہی وہ دور ہے جب بچے کے دل اور دماغ میں بے شمار تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ بچہ ماحول سے مانوس ہوکر نئے تجربات سے گزرتا ہے اور وہ ہی کچھ سمونے کی کوشش کرتا ہے جو اپنے اردگرد کے ماحول میں دیکھتا ہے۔

یہی وہ زمانہ عمری ہے کہ جس عمارت کی بنیاد پر اُس کے مستقبل کا انحصار ہوتا ہے۔ اگر اس عمارت کی بنیاد کسی ٹیڑھی اینٹ پر رکھ دی جائے تو وہ عمارت کبھی مستحکم نہیں ہوسکتی۔ یعنی بچے کا مستقبل تاریکیوں کی نظر ہوسکتا ہے(محمود،2006)۔

ہمارے قومی شاعر علامہ اقبال نے اس ضمن میں کیا خوب کہا ہے۔

خشتِ اوّل چُوں نھد معمار کج　　　　تاثریافی رودِ دیوار کج

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بچوں میں سیکھنے کی صلاحیت قدرتی طور پر بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور آٹھ سال کی عمر تک دماغ کی کل 80٪ صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔ سائنسدانوں کے مطابق انسانی دماغ دو حصوں میں منقسم ہے۔ "دایاں اور بایاں"۔ دایاں حصہ کا تعلق جذبات اور تفہیم و تنظیم کی صلاحیتوں پر مختص ہے جبکہ بایاں حصہ مسائل کے حل نتائج کے حصول اور زبان سیکھنے کے لیے مخصوص ہے۔

لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ابتدائے بچپن میں بچے کے لیے بہترین تعلیم و تربیت کا انتظام کیا جائے تاکہ وہ ایک منفرد اور بہترین انسان بن سکے(**Heck Man,2012**)

ماریہ مانٹیسوری کے مطابق:

**"زندگی کی سب سے اہم مدت یونیورسٹی میں تحصیل علم کی عمر نہیں بلکہ پیدائش سے چھ سال کی عمر کا دورانیہ ہے"**

## 2۔ابتدائے بچپن کی تعلیم کی اہمیت:

ابتدائے بچپن کی تعلیم بنیادی تعلیم کا ایک اہم ترین پہلو ہے جو کہ پرائمری تعلیم کی بنیاد ہے اور بچے کی شخصیت کی مکمل نشوونما میں اہم ترین کردار ادا کرتی ہے(**Bred came at**،1997)

چھوٹا بچہ اس دنیا میں مختلف صلاحیتوں کے ساتھ جنم لیتا ہے۔ آغاز بچپن ہی سے اُس میں جذباتی ذہانت انتہائی اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے اور یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ جن بچوں کی جذباتی ذہانت اچھی طرح ہوتی ہے۔ وہ مستقبل میں تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور وہ بچے جن کی جذباتی ذہانت کو نظرانداز کیا جاتا ہے یا بہترین انتظام نہ کیا جائے تو وہ تارکِ مدرسہ بن جاتے ہیں(Unesco،2010) ۔

آج کل کے دور میں بین الاقوامی سطح پر ترکِ مدرسہ کو نہ صرف کم کرنے بلکہ ختم کرنے کے لیے کوششیں جاری ہیں اور ہر ملک اپنی تعلیمی پالیسی کی ترامیم اور اصلاحات کے ذریعے اسے کم کرنے کی جدوجہد میں مصروف عمل ہے(فاروق،2013) ۔

جدید تحقیق نے نہ صرف یہ ثابت کیا ہے کہ بہترین ابتدائے بچپن کی بہترین تعلیم ترکِ مدرسہ کو کم کرتی ہے بلکہ فرد کی انفرادی صلاحیتوں کی بہترین انداز میں نشوونما کرکے اسے کامیاب آدمی بنانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

اس طرح فرد نہ صرف اپنے لئے بلکہ ملک و قوم کے لیے مفید اور بااثر بنتا ہے۔ ابتدائے بچپن کی تعلیم کے عمل میں دوستانہ ماحول کی فراہمی کے ذریعے بچے کو کھیل ہی کھیل میں سکھانے سے بچے کی قدرتی صلاحیتوں میں ان گنت اضافہ ہوتا ہے اور دوسروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ جسکے ذریعے بچے کو اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ اُس کے حقوق کے حصول کے ساتھ ساتھ فرائض کی ادائیگی بھی بہت ضروری ہے تاکہ خوشگوار ماحول کو یقینی بنایا جاسکے اس طرح بچے میں مثبت انداز سے مقابلہ جتنے کی خواہش پروان چڑھتی ہے۔بچہ اپنے ذہن کا خود معمار ہے جو بیرونی دنیا کو اپنے لینز (Lens) سے دیکھتا اور پرکھتا ہے۔ اس وقت یہ ابتدائے بچپن کی تعلیم پر انحصار ہے کہ وہ لینز مثبت ہے یا منفی۔ جس طرح بچہ دنیا کو سمجھے گا ویسا ہی کردار ادا کرے گا(Mohall,2014)۔ ابتدائے بچپن کی تعلیم بچوں کے لیے انتہائی مفید ہے جس کا تذکرہ ذیل میں کیا جاتا ہے۔

### 2.1۔ ذہانت کو بڑھانے کا ذریعہ:

ابتدائے بچپن کا دورانیہ دنیا میں گولڈن ایج (سنہری عمر) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ گولڈن ایج سے مراد عمر کا وہ حصہ ہے جس میں دماغی صلاحیتیں سب سے زیادہ تیز ہوتی ہیں(Vendy،2013)۔

تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ ابتدائے بچپن کی تعلیم کا دائمی مقصد بچوں کی ذہانت کے درجے کو بڑھانا ہے۔ مفکرین تعلیم اس بات میں جزوی طور پر متفق ہیں کہ ابتدائے بچپن کی تعلیم فرد کو کامیابی کے قابل بناتی ہے اور اسے معاشرتی طور پر کامیاب اور قابل انسان بننے میں موثر کردار ادا کرتی ہے (Mohall،2014)۔

### 2.2۔پرائمری سکول کی تیاری میں موثر:

جدید تحقیق نے یہ ثابت کیاہے کہ وہ بچے جو ابتدائے بچپن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ تعلیمی میدان میں جسمانی طور پر زیادہ صحت مند ،توانا بہترین بولنے کی صلاحیت رکھنے والے ، پُر جوش، تجسس سے بھرپور اور دیرپا متوجہ رہنے والے طالب علم ہوتے ہیں۔ایسے بچے نہ صرف بنیادی تعلیم میں بلکہ اعلیٰ تعلیم تک نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں(Wash &cohan،2007)۔

مزید یہ کہ وہ بچے جنھوں نے ابتدائے بچپن کی تعلیم حاصل کی ہو وہ 70٪ زیادہ اور جلدی نئی چیز سیکھتے ہیں۔ایسے بچوں کو پرائمری سکول سے قبل تعلیم ماحول سے آگاہی حاصل ہوتی ہے اور وہ جانتے ہیں کہ کلاس روم کیا ہے؟اس کے قواعد وضوابط کیاہیں؟استاد کیاہے؟اُس کا مقام کیاہے؟اور دوستوں سے میل ملاپ کیوں ضروری ہے؟بانسبت اُن بچوں کے جو ابتدائے بچپن کی تعلیم حاصل کیے بغیر پرائمری تعلیم میں داخل ہوتے ہیں۔ ایسے بچے تعلیمی ماحول سے آگاہی اور مطابقت میں مشکلات کا سامنا کرتے ہیں( Bhengum&white،2012)۔

### 2.3۔ترک مدرسہ کا تدارک

دنیا تاریخ میں یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ وہ بچے جو ابتدائے بچپن کی تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ تارکِ مدرسہ کی شرح میں نہیں آتے ۔چونکہ یہ بچے تعلیمی ماحول سے بہترین آگاہی کی بدولت مسائل کو بہتر طریقے سے حل کرکے اپنے لیے آسانیاں بناکر ترقیوں اور کامیابیوں کی جانب مبذول رہتے ہیں۔اس طرح ملکی و قومی سطح پر ترکِ مدرسہ کی شرح کم ہوتی ہے(unesco،2010)

### 2.4۔جرائم سے دوری

ابتدائے بچپن کی تعلیم فرد میں جرائم سے نفرت کے جذبات کو ابھارتی ہے اور وہ ان سے دور رہتا ہے۔ان بچوں میں حقوق و فرائض کا قوی احساس انہیں معاشرے کا مفید اور کار آمد فرد بناتی ہے۔ایسے بچے دوسروں کے لیے نمونہ بن کر ابھارتے ہیں اور معاشرے کی فلاح و بہبود میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں(Heckman،2012)۔

### 3۔ابتدائے بچپن میں نشوونما:

جب ہم ابتدائی تعلیم کو بچے کی مکمل نشوونما کا ذریعہ کہتے ہیں تو اس سے مراد نشوونما کے تمام پہلوؤں کی متوازن نشوونما ہے۔ نشوونما کے ان پہلوؤں کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔۔

3.1۔ذہنی نشوونما

3.2۔ جسمانی نشوونما

3.3۔ جذباتی نشوونما

3.4۔ معاشرتی نشوونما

**3.1۔ ذہنی نشوونما**

بچے کی پیدائش کے بعد جسم کا سب سے تیزی سے بڑھنے والا حصہ دماغ ہوتا ہے۔ انسانی پیدائش کے وقت دماغ کا وزن بالغ دماغ کا چوتھائی حصہ ہوتا ہے۔ جو ڈیڑھ سال کی عمر میں آدھا ہو جاتا ہے۔ اور آٹھ سال کی عمر تک 80٪ ہو جاتا ہے۔ اس لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ اس عمر میں بچوں کو متوازن خوراک کے ساتھ ساتھ اچھی اور مفید معلومات متواتر ملتی رہیں۔ تاکہ اسکی دماغی نشوونما مثبت طور پر بڑھ سکے۔ بہترین دماغی نشوونما ہی ایک بچے میں زبان دانی، تخیل کے ردوبدل اور اچھے حافظے کی نمائندگی کرتی ہے۔ لہذا ابتدائے بچپن کی تعلیم خوشگوار ماحول میں سیکھنے کے ایسے مواقع فراہم کرتی ہے جہاں بچوں کو جستجو، سوچنے، تصور کرنے، سوال کرنے اور تجربات کرنے کی آزادی ملتی ہے۔ چونکہ اس دور عمری میں ان قوم کے معماروں میں جدید خیالات اور نت نئے درپیش مسائل کے حل تداش کرنے کی صلاحیتوں کی تخلیق ہو رہی ہوتی ہے ( **Beread&** **came**، 1997 )۔

**3.2۔ جسمانی نشوونما:-**

ابتدائے بچپن میں جہاں دماغی نشوونما عروج پر ہوتی ہے ۔ وہاں جسمانی نشوونما بھی متواتر بڑھوتری کی راہ پر گامزن ہوتی ہے۔

"صحت مند جسم میں صحت مند دماغ ہوتا ہے"

(افلاطون)

اس دور میں بچے کے عضلات (Muscles) تیزی سے پرورش پاتے ہیں جیسے چلنا، کودنا، بڑی اور بھری چیزیں اٹھانے کی کوشش کرنا۔ دوسروں کی مدد بڑھ چڑھ کر کرنا اور شاباش لینے کا حقدار بننا نمایاں اوصاف ہوتے ہیں۔ لہذا اس دور میں شاباش لینے کے لئے بچوں کو ایسی سرگرمیوں میں مشغول رکھا جائے جس سے ان میں دوسروں کے کاموں میں مددگار بننے پر آمادہ کیا جائے اور اُن کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جائے تاکہ وہ پر اعتماد بن سکیں (2017 **white bread**)

### 3.3۔جذباتی نشوونما:

ابتدائے بچپن کا دورانیہ سنہری عمری کا دور کہلا تا ہے چونکہ اس دور میں جذباتی ذہانت اعلیٰ درجے پر فائض ہوتی ہے۔ بہترین جذباتی نشوونما کے ذریعے بچے کے اندر مثبت جذبات پیدا کرنے، منفی جذبات پر قابو پانے۔ اور خیالات کا مناسب انداز میں اظہار کرنے کی صلاحیت کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔

مزید یہ کہ چھوٹے بچے کو اہم ہونے کا احساس دلانا، باخوشی ذمہ داری قبول کرنا، بلا روکاوٹ اظہارِ خیال کرنا اور سُنے جانے کے خیال کی تشکیل لازم و ملزوم ہے۔ اس لیے ابتدائے بچپن کی تعلیم کے خوشگوار ماحول کے باعث بچے کی جذباتی نشوونما کو بہترین فروغ ملتا ہے اور وہ مستقبل میں باعزت شخصیت کے طور پر اُبھر کر سامنے آتا ہے(Vendy،1999) ۔

### 3.4۔معاشرتی نشوونما

معاشرتی رسوم ورواج کو بچہ سیکھ کر پیدا نہیں ہوتا بلکہ وہ دوسروں سے میل ملاپ کے ذریعے سیکھتا ہے۔ اس طرح اُس میں معاشرتی اقدار و روایات اور رسم ورواج پروان چڑھتے ہیں۔

بچے کا ابتدائی معاشرہ اُس کا گھر بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ اُس کی "ماں" ہوتی ہے۔ زندگی کے بارے میں بچے کا طرزِ عمل اُسکے ابتدائی معاشرے سے حاصل کیے گئے تجربات پر ہوتا ہے۔ کیونکہ بچہ بڑوں کی نقالی کرتا ہے اور ان کے نقشہ قدم پر چلنے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اس دور عمری میں بچے کی شخصیت ایک خالی سلیٹ کی مانند ہوتی ہے۔ جس پر جو لکھا جائے گا وہ ہی نظر آئے گا۔ مزید بر آں یہ کہ اس سلیٹ پر لکھنے والا ایک فرد نہیں ہوتا بلکہ بے شمار لوگ اس پر تحریریں ثبت کرتے ہیں اس ضمن میں ابتدائے بچپن کی تعلیم اس سلیٹ پر منفی تحریریں نہ لکھے جانے کا ذریعہ بنتی ہے۔ خوشگوار تعلیمی ماحول کی بدولت بچوں کو ایسا ماحول فراہم کیا جاتا ہے جس سے بچے کے اندر مثبت انداز فکر، دوسروں سے خوشگوار تعلقات استوار کرنے بہترین سماجی واخلاقی اقدار جنم لیتی ہیں۔(محمود،2006)

## 4۔ابتدائے بچپن میں کھیل کی اہمیت

موجودہ دور زمانہ میں مفکرین تعلیم نے کھیل کو سیکھنے کا بہترین آلہ قرار دیا ہے۔ کھیل سے بچوں کی آگاہی کی صلاحیتیں بڑھتی ہیں جس کی مدد سے معلومات و تجربات کو سمجھنا شروع کرتے ہیں۔ کھیل سے بچوں کے تخیل کو جلا ملتی ہے، وہ آئندہ زندگی میں اعتماد حاصل کرتا ہے، قوتِ مشاہدہ وسیع ہوتی ہے اور غور و فکر کی عادت نشوونما پاتی ہے۔ علاوہ ازیں بچے اپنے محسوسات کا اظہار کرتے ہیں، اُن کی زبان دانی کی مہارتیں ترقی کرتی ہیں، ذخیرہ الفاظ میں بے پناہ اضافہ ہوتا ہے، سماجی اقدار سیکھنے میں مدد ملتی ہے، دنیا کے بارے میں علم کا اظہار ہوتا ہے، رنگوں میں شکلوں کی وجہ سے

پہچان ہوتی ہے اور مختلف اشیاء کو مختلف کرداروں سے منسوب کرتے ہیں جس سے اُن کے تصورِ خیال میں وسعت پیدا ہوتی ہے( white bread،2012)۔

مزید برآں یہ کہ بچوں کو کھیل سے خوشی اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور وہ اپنی توانائیوں کو مثبت انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ اس ضمن میں ابتدائے بچپن کی تعلیم سے بچوں کو مناسب رہنمائی کے ذریعے کھیل میں وہ خیالات و اعتقادات دیے جاتے ہیں جو کہ ان کی آنے والی زندگی میں کارآمد ثابت ہوتے ہیں(احمد،2016)۔

**ماحاصل:**

موجودہ دور میں اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ابتدائے بچپن کی تعلیم کو موثر اور اسکی عام دستیابی کو یقینی بنائے جائے تاکہ ملک و قوم کا ہر ہونہار بچہ اسے حاصل کر کے ترقی و کامیابی کی راہ پر گامزن ہو سکے۔ قوم کا یہ معمار مستقبل میں درپیش مسائل اور تجربات سے باخوبی نبٹ سکے۔ اس کے لیے حکومت، پالیسی میکرز، نجی و سرکاری ادارے، این جی اوز اور مختلف امدادی پلیٹ فارمز کو اپنی بے پناہ خدمات کو زیر عمل لائیں تاکہ ابتدائے بچپن کی تعلیم یقینی طور پر عام اور مفت فراہم کی جائے

**اُردو حوالہ جات**

1۔احمد مقبول،(2016)، علمی علم التعلیم،،لاہور، علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار

2۔دوستانہ ماحول میں بہتر نظم و ضبط،(2010)،اسلام آباد، یونیسکو

3۔وینڈی گریفن،(1999)،چائلڈ فرینڈلی سکولز،معیاری تعلیم،اے بی ای ایس ٹیچر ایمپاور نمنٹ سنٹر،راولپنڈی کینٹ

4۔ محمود ریاض،(2006)، پری سکول، گوجرانوالہ، ایڈن ہومز ایجوکیشنل پبلیشرز، سیٹلائیٹ

Reference

1. *Alexander, K.L., Entwisle, D.R., & Horsey, C.S. (1997). From first grade forward: Early foundations of high school dropout. Sociology of educations, 70, 80-107.*

2. *Bingham, S., & whitebread, D. (2012). School readiness. A Critical review of Perspective and evidence.*

3. *Bredekamp, S., & Copple, C. (1997). Developmentally Appropriate Practice in Early Childhood Program (Revised Adition). National Association for the Education of Young children. 1313 L Street NW Suite 500, Washinghton, DC 22205-4101.*

4. *Farooq, M, Shaid. (2013). An inclusive Schooling model for the prevention of drop out in primary schools in Pakistan, Bullton of education and Research, 35(I)*

5. *Heckman, J.J. (2012). Invest in Early childhood development: Reduce defects, strengthen the economy. The Heckman Equation, 7,1-2.*

6. *Monyles, J. (2014). The excellence of Play. McGraw-Hill Education (UK).*

7. *White bread, D., Neal, D., Jensen, H., Liu, C., Soils, S.L., Hopkins, E., & Zosh J. (2017). The role of Play in Children's development: a review of the evidence. LEGO Fonden.*

8. *White bread, D., Basillio, M., Kuvalja M., & Verma, M. (2012). The importance of Play. Burssels: toy Industries of Europe.*